ساتویں جماعت کے لیے

اِسلامیات

رہنمائے استاد

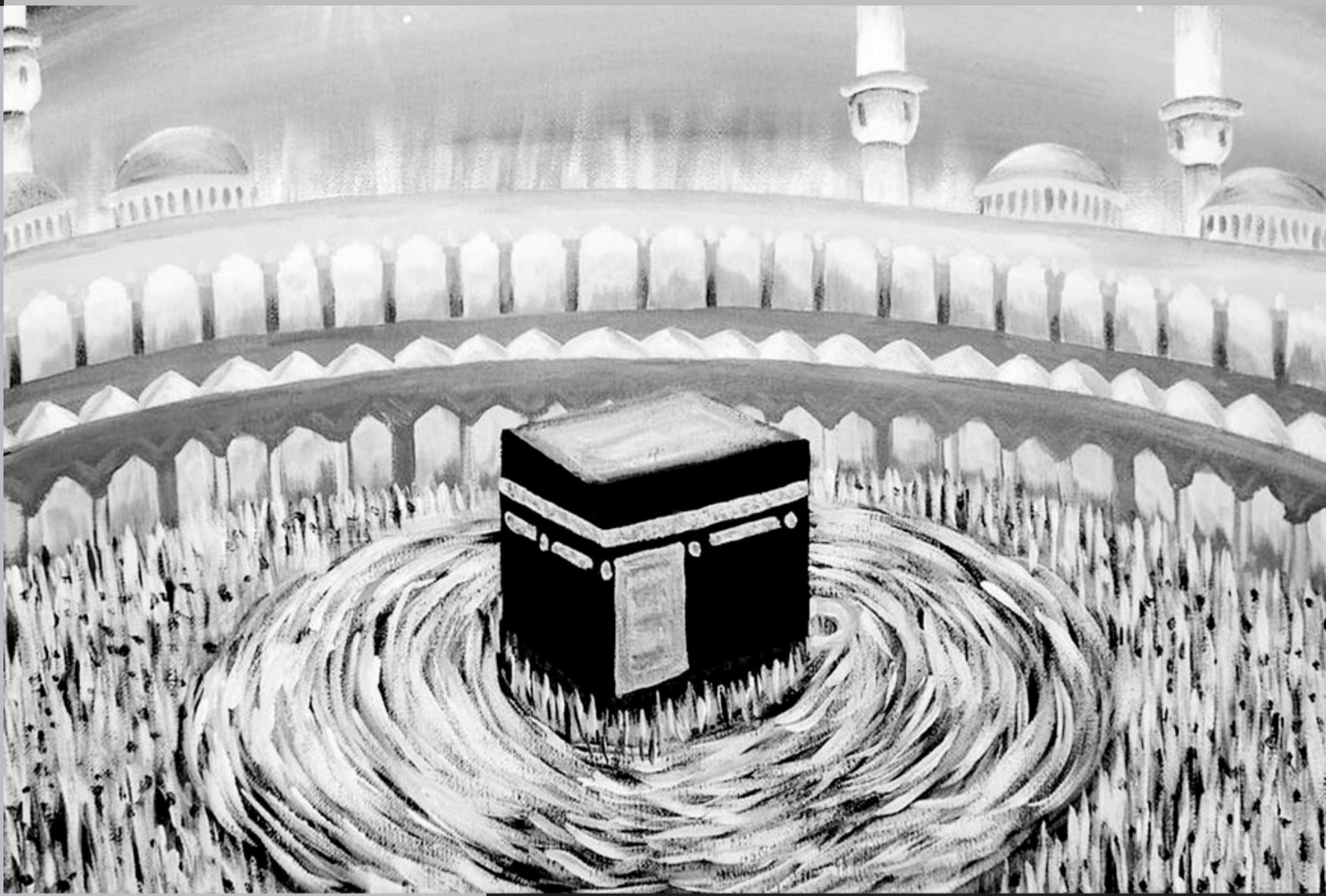

مصنّفین
نیلما کنول
آسیہ سحر

نمازِ جنازہ

صفحہ نمبر ۱۲:

سوچیں اور بتائیں

نمازِ جنازہ میں رکوع اور سجدے کیوں نہیں ہوتے؟

بچوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ اس لیے کہ نماز جنازہ پڑھتے ہوئے میّت سامنے رکھی جاتی ہے۔

۲۔ رکوع اور سجدے صرف اللہ کے سامنے کیے جاتے ہیں۔

سرگرمی

درج ذیل تاریخی قبرستانوں کے بارے میں تین تین سطور تحریر کیجیے۔

جنّت البقیع:

یہ مدینہ منوّرہ کا مشہور قبرستان ہے۔ اس میں بہت سے صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کی قبریں ہیں۔ حضرت اسعد بن زرارہؓ پہلے صحابی ہیں جن کی اس قبرستان میں تدفین ہوئی۔ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ آپ ﷺ کی اولادوں میں سے پہلی بیٹی ہیں جن کو یہاں دفن کیا گیا۔ اس کے علاوہ حضرت خدیجہؓ کے علاوہ تقریباً تمام امہات المومنینؓ کی قبور یہیں ہیں۔

مکلی:

یہ دنیا کے قدیم قبرستان میں سے ہے۔ یہ ٹھٹھہ میں واقع ہے۔ اس میں ہزاروں صوفی بزرگان کی قبریں ہیں۔ ان قبروں پر بڑے خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ کاریگری میں مسلم اور ہندو طرز دونوں انداز نظر آتے ہیں۔

چوکنڈی:

یہ کراچی سے ۲۹ کلومیٹر دور واقع ہے۔ اس قبرستان میں بنی قبریں پیلی چٹانوں کے پتھروں سے بنی ہوئی ہیں ان قبروں پر بڑی خوبصورت نقش و نگاری کی گئی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر قبریں دو منزلہ ہیں۔ جن کی تعمیر میں بڑی بڑی پتھر کی سلیں استعمال ہوئی ہیں۔ قبروں پر مختلف انداز کی نقش و نگاری کی گئی ہے۔ عورتوں کی قبروں پر زیورات اور مردوں کی قبروں پر ہتھیار اور گھڑسوار وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔

مشق

سوال۱: نمازِ جنازہ پڑھنے سے پہلے کن خاص شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: نمازِ جنازہ کی خاص شرائط:

۱۔ مرنے والا مسلمان ہو۔

۲۔ والدین کا قاتل نہ ہو۔

۳۔ بچّہ مرا ہوا پیدا نہ ہوا ہو۔

۴۔ میّت کا جسم وکفن پاک صاف ہو۔

سوال۲: نمازِ جنازہ کے فرائض اور سنّتیں کون کون سی ہیں نیز نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ لکھیے۔

نمازِ جنازہ کے فرائض:

۱۔ چار تکبیریں کہنا جو چار رکعتیں سمجھی جاتی ہیں۔

۲۔ قیام کرنا۔

نمازِ جنازہ کی سنّتیں:

۱۔ اللہ کی حمد و ثنا پڑھنا۔

۲۔ حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنا۔

۳۔ میّت کے لیے دُعا کرنا۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ:

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لیے جائیں۔ امام و مقتدی ثناء پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں، اب درود شریف (درودِ ابراہیمی) پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہیں اور میّت کے لیے دُعا پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر پڑھیں اور اُس کے بعد سلام پھیر دیں۔

سوال۳: نمازِ جنازہ کی حیثیت اور اس میں شرکت کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: نمازِ جنازہ کی حیثیت:

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔ یعنی وہ فرض جو چند لوگ ادا کردیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ اگر اتفاقاً کوئی شخص نہ پڑھ سکے تو گناہ نہیں ہے لیکن اگر خدانخواستہ کوئی بھی اسے ادا نہ کرے تو سب کے سب گناہ گار ہوں گے۔ نمازِ جنازہ مسجد کے صحن، میدان یا کُھلی جگہ پر ادا کی جاسکتی ہے۔ اس نماز میں امام کے سامنے میّت رکھ دی جاتی ہے اور سب لوگ پیچھے صفیں بنالیتے ہیں۔

نمازِ جنازہ میں شرکت کی اہمیت:

نمازِ جنازہ میں شرکت کا مطلب اپنے مسلمان بھائی کے مرنے پر اُس کے لیے مغفرت کی دُعا کرنا اور اُس کے لواحقین کے ساتھ اظہارِ ہمدردی اور تعزیت کرنا ہے۔ اس طرح لواحقین کا غم ہلکا ہوتا ہے اور اُنہیں جلدی صبر آتا ہے۔

نماز جنازہ میں شرکت سے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جنازہ کے ہمراہ جائے تو اُسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔'' (صحیح بخاری)

ایک اور حدیث نبوی ﷺ ہے؛

''جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ثواب کی نیت سے چلتا ہے، اُس کی نمازِ جنازہ پڑھتا ہے اور تدفین کے وقت تک موجود رہتا ہے تو وہ دو حصّہ ثواب لے کر لوٹتا ہے اور ہر حصّہ اُحد کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص نمازِ جنازہ پڑھ کر تدفین سے پہلے لوٹ آئے تو اُسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔'' (صحیح بخاری)

سوال ۴: میّت پر بین کرنے پر آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

احادیث نبوی ﷺ سے ثابت ہے کہ میّت پر چلاّ کر رونا، بین کرنا، نوحہ کرنا سختی سے منع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛

''خبردار سنو! اللہ آنکھ سے آنسو بہانے پر اور دل کے رنج پر عذاب نہیں کرتا بلکہ زبان کی وجہ سے عذاب یا رحم کرتا ہے اور بے شک میّت پر اُس کے رشتہ داروں کے چلاّ کر رونے کی وجہ سے عذاب کیا جاتا ہے۔''

(صحیح بخاری)

ایک اور حدیث نبوی ﷺ ہے؛ ''جو شخص ماتم میں اپنے گالوں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' (صحیح بخاری)

رسالت کی ضرورت اور اہمیت

صفحہ نمبر ۱۶:

سوچیں اور بتائیں

اگر اللہ تعالیٰ انسانوں کے بجائے فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتا تو کیا ہوتا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ لوگ شاید فرشتوں سے ڈر جاتے اور وہ اللہ کے پیغام کو سمجھ نہ پاتے۔

۲۔ لوگ یہ کہتے کہ فرشتوں کو ہماری زندگی کے مسائل کیا معلوم؟ وہ کیا جانیں کہ یہ عبادت ہمارے لیے کتنی مشکل ہے مگر جب انسان پیغمبر بنائے گئے تو انہوں نے سب کچھ کر کے دکھایا۔

سرگرمی

دو کالم چارٹ بنا کر دیے گئے انبیاء علیہ السلام کے ناموں کے سامنے اُن کا لقب لکھیے۔
(ٹیچر اور والدین سے مدد لیں)

پیغمبر کا نام	لقب	پیغمبر کا نام	لقب
حضرت آدم علیہ السّلام	صفی اللہ	حضرت موسیٰ علیہ السّلام	کلیم اللہ
حضرت نوح علیہ السّلام	آدمِ ثانی	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام	روح اللہ
حضرت ابراہیم علیہ السّلام	خلیل اللہ	حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم	خاتم النّبین رحمت للّعالمین
حضرت اسماعیل علیہ السّلام	ذبیح اللہ		

مشق

سوال۱: رسالت کیا ہے؟ قرآنی آیات کے حوالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

جواب: رسالت انسانیت کے درجے سے بالاتر ہے۔ یہ ایک ایسا عطیہ ہے جو کوشش و تلاش سے حاصل نہیں ہوتا۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص بہت عبادت کرے اور دینی احکامات کو خوب پابندی سے ادا کر کے انتہائی نیک و پرہیزگار بن جائے تو رسالت کے قابل ہوجائے گا۔ جس طرح انسان کا انسان ہونا اور فرشتوں کا فرشتہ ہونا اُن کی ذاتی محنت نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں، اِسی طرح انبیاء اور رسول بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتخب ہوتے ہیں۔قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اللہ بہتر جانتا ہے کہ کہاں وہ اپنی رسالت کا منصب بنائے۔'' (سورۂ انعام: ۱۲۴)

اسی طرح آگے فرمایا ہے؛

''بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے۔'' (سورۂ مومن: ۱۵)

سوال۲: رسالت کی ضرورت اور اہمیت پر ایک نوٹ لکھیے۔

جواب: رسالت کی ضرورت و اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے۔اب انسان کے لیے دو کام لازمی قرار پائے ایک یہ کہ وہ اس کائنات کی اشیاء سے ٹھیک کام لے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مدِنظر رکھے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو۔ ان دونوں کاموں کے لیے انسان کو ''علم'' اور ''رہنمائی'' کی ضرورت ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں ایسی پیدا کی ہیں جن کے ذریعے اسے ان باتوں کا علم حاصل ہوتا رہے۔ ایک انسان کے حواس یعنی آنکھ، کان، ناک، منہ اور ہاتھ پاؤں۔ دوسرے عقل اور تیسرے اللہ تعالیٰ کی وحی۔ بہت سی باتیں انسان کو اپنے حواس اور عقل کے ذریعے معلوم ہو جاتی ہیں اور جو باتیں ان دونوں ذرائع سے معلوم نہیں ہوسکتیں ان کا علم پیغمبروں کے ذریعے ہوا ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اصلاح و رہنمائی کے لیے ہر زمانے اور ہر قوم میں رسول نازل کیے۔

سوال۳: رسالتِ محمّدی ﷺ کی نمایاں خوبیاں کیا ہیں؟

جواب: رسالتِ محمّدی ﷺ کی نمایاں خوبیاں:

- عالمگیریت
- دائمی تعلیمات
- جامعیت
- ختمِ نبوّت

عالمگیریت:

مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات تمام دنیا کی رہنمائی کرتی اور یکساں اہمیت رکھتی ہیں اور کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک تک محدود نہیں ہیں۔

دائمی تعلیمات:

اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی تعلیمات ہر زمانے بلکہ قیامت تک کے لوگوں کے لیے مفید ہیں۔ ہر دور کے مسائل اور ان کا حل قرآن میں موجود ہے۔

جامعیت:

یہ لفظ نکلا ہے جامع سے اور جامع کا مطلب ہے مکمل اور بھرپور۔ اسلام کی تعلیمات میں کسی قسم کی کوئی کمی یا ادھوراپن ہرگز نہیں ہے اور زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنمائی اس میں موجود ہے۔

ختم نبوّت:

یعنی نبوّت کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے اور قیامت تک آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کی گواہی قرآن نے ان الفاظ میں دی ہے: ''لوگو! محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النّبین ہیں۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

(سورۂ احزاب: ۴۰)

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ رسول کا لفظ..............رسل..............سے نکلا ہے۔

۲۔ اسلام میں رسالت سے مراد..............پیغمبری..............ہے۔

۳۔ رسالت انسانیت کے درجے سے..............بالاتر..............ہے۔

۴۔ اللہ تعالٰی نے انسان کو دنیا میں..............آزمائش..............کے لیے بھیجا ہے۔

۵۔ اسلام کی تعلیمات میں کوئی کمی یا..............عیب..............ہرگز نہیں ہے۔

زکوٰۃ

صفحہ نمبر ۱۹:

سوچیں اور بتائیں

کیا کسی اور مذہب میں زکوٰۃ جیسا نظام موجود ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: جی نہیں۔

صفحہ نمبر ۲۰:

سرگرمی

دیئے گئے جدول میں موجود رقم کی زکوٰۃ نکالیں۔

حل:

اصل رقم	زکوٰۃ کا نصاب	زکوٰۃ کی رقم
75000.00	2.5%	1875.00
84000.00	2.5%	2100.00
125000.00	2.5%	3125.00
306000.00	2.5%	7650.00
48000.00	2.5%	1200.00

مشق

سوال۱: زکوٰۃ کی تعریف تحریر کریں نیز کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے وہ بھی لکھیے۔

جواب: زکوٰۃ اسلام کا چوتھا اہم رُکن ہے اور فرض عبادت ہے۔ زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''پاک کرنا،، زکوٰۃ کے ذریعے ہم اپنے مال کو پاک کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دراصل ایک مخصوص رقم ہے جو کہ مالدار

مسلمان کے مال میں غریب مسلمان بھائی کا حصّہ ہے یعنی اگر کسی مالدار مسلمان کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا اِن کے برابر پیسہ ہو تو اُس مال پر اُسے ڈھائی فیصد(۲.۵%) رقم بطور زکوۃ غریب مسلمان بھائی کو دینی ہوگی۔

زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے:

سونا، چاندی یا رقم کے علاوہ فصلوں، جانوروں، معدنیات، ہر صنعتی پیداوار، زمین اور ہر طرح کے تجارتی مال پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے جو درج ذیل ہے:

- اگر کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں یا بھیڑیں ہوں تو ایک بکری یا بھیڑ کی زکوٰۃ دی جائے گی۔
- چالیس گائیں یا بیلوں پر ایک بچھڑے کی زکوٰۃ دی جائے گی۔
- پانچ اُونٹوں پر ایک بکری یا بھیڑ کی زکوٰۃ دی جائے گی۔
- کان کی پیداوار میں سے پانچواں حصّہ زکوٰۃ دی جائے گی۔
- وہ زمین جس پر کاشتکاری کی جاتی ہو، اُس کی پیداوار میں سے دسواں حصّہ زکوٰۃ دی جائے گی۔
- ہر طرح کے تجارتی مال پر جو دو سو (۲۰۰) درہم سے زیادہ ہو، زکوٰۃ دی جائے گی۔

سوال۲: زکوٰۃ ادا کرنے کے آداب لکھیے۔

جواب: آدابِ زکوٰۃ:

۱۔ زکوٰۃ صرف حلال کمائی سے دی جائے۔حرام کمائی اور ناجائز مال سے دی جانے والی زکوٰۃ کا کوئی ثواب نہ ہوگا۔

۲۔ اگر زکوٰۃ کے پیسوں سے کوئی چیز دی جائے تو وہ چیز نئی اور اچھی ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور اُن میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کی ہیں خرچ کرو اور بے کار چیز دینے کا ارادہ نہ کرو جسے تم خود لینے والے نہیں ہو۔'' (سورۂ بقرہ: ۲۶۷)

۳۔ زکوٰۃ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب حاصل کرنے کے لیے دی جانی چاہیے۔شہرت اور دکھاوے کے لیے زکوٰۃ دینے کا کوئی ثواب نہ ہوگا۔

۴۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت یہ یاد رہے کہ ہم کسی پر احسان نہیں کر رہے بلکہ یہ ہم پر فرض ہے۔

۵۔ زکوٰۃ خاموشی سے دی جائے یعنی دینے والے کو یہ جتایا نہ جائے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے کیونکہ اس سے زکوٰۃ لینے والے کو تکلیف پہنچے گی لہٰذا اس کی عزّت کا خیال رکھا جائے۔

سوال۳: زکوٰۃ کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کے فوائد:

ا۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے سچّی خوشی ملتی ہے اور ہم نیک کاموں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

۲۔ مال جمع کرنے سے انسان کنجوس ہو جاتا ہے اور اُسے مال و دولت سے محبّت ہو جاتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے تاکہ مال کی محبّت ختم ہو۔

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عادی ہوتا ہے۔

۴۔ زکوٰۃ دینے سے اپنے غریب مسلمان بھائیوں کے لیے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ دوسری طرف غریب کے دل میں بھی محبّت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح معاشرے میں بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ زکوٰۃ دینے سے اللہ تعالیٰ مال میں برکت دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں کوئی چیز دے گا اللہ تعالیٰ اُسے بدلے میں ستر (۷۰) گنا زیادہ عطا کریں گے۔

سوال۴: قرآن شریف سے زکوٰۃ سے متعلق تین قرآنی آیات کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: قرآن شریف میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

ا۔ ’’جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔‘‘

(سورۂ لقمان:۴)

۲۔ ’’اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ کو اچھا قرض دو۔‘‘ (سورۂ مدثر:۲۰)

۳۔ ’’ تو اب بخوبی نمازوں کو قائم رکھو، زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اُس کے رسول ﷺ کی تابعداری کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اُن سب سے اللہ خوب خبردار ہے۔‘‘ (سورۂ مجادلہ:۱۳)

خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ......پاک کرنا...... ۔

۲۔ چالیس بکریاں یا بھیڑیں ہوں تو ......ایک بکری یا بھیڑ...... کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

۳۔ پانچ اُونٹوں پر ......ایک بکری یا بھیڑ...... کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

۴۔ زکوٰۃ دینے سے اللہ تعالیٰ ......مال...... میں برکت دیتا ہے۔

تقویٰ

صفحہ نمبر۲۳:

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

رغبت۔ نمائش۔ اعلیٰ۔ عجمی۔ دُرست۔ پاکباز۔ بے حرمتی۔
قلبی۔ ادنیٰ۔ غافل۔ اُخروی۔ کبیرہ۔ بہتان۔

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رغبت	شوق ۔ رُجحان	اُخروی	آخرت سے متعلق
قلبی	دل سے ۔ دلی	دُرست	ٹھیک ۔ صحیح
نمائش	دکھاوا	کبیرہ	بہت بڑا
ادنیٰ	بہت چھوٹا ۔ معمولی	پاکباز	نیک فطرت
اعلیٰ	بہت بلند۔ بہت اُونچا	بہتان	الزام
غافل	غفلت کرنے والا ۔ بے خبر	بے حرمتی	بے عزّتی
عجمی	عجم کا رہنے والا ۔ ایرانی		

مشق

سوال ۱: تقویٰ کی تعریف اور اس کے درجے تحریر کیجیے۔

جواب: تقویٰ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''ڈرنا، بچنا یا پرہیز کرنا۔'' یہاں تقویٰ سے مراد دل کی ایسی خاص کیفیت ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیک اعمال سے رغبت رکھتا اور بُرے کاموں سے نفرت کرتا ہے۔

تقویٰ کے تین درجے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ادنیٰ درجہ ۲۔ درمیانہ درجہ ۳۔ اعلیٰ درجہ

۱۔ ادنیٰ درجہ: بُرائی کو دل سے برا سمجھنا اور اللہ کے عذاب سے ڈر کر نیک اعمال کرنا۔

۲۔ درمیانہ درجہ: ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچنا۔

۳۔ اعلیٰ درجہ: ہر اس چیز سے بچنا اور تعلق ختم کرنا جو دل کو اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔

سوال۲: اسلامی عبادات کی کتنی اقسام ہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

جواب: اسلامی عبادات:

تقویٰ درحقیقت ایک عبادت ہے اور یہ اسلامی عبادات میں شامل ہے۔ اسلامی عبادات کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ مالی عبادت:

وہ عبادت جو مال کے ذریعے کی جائے جیسے زکوٰۃ یا اللہ کی راہ میں خیرات کرنا۔

۲۔ جسمانی عبادت:

وہ عبادت جو جسم کی خاص حرکات وسکنات کے ذریعے ادا کی جائے جیسے نماز، حج۔

۳۔ قلبی عبادت:

وہ عبادت جس میں دل سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا جذبہ ہو۔ تقویٰ قلبی عبادت ہے کیونکہ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے خود کو برائی سے بچانا اور اپنے رب کی خوشنودی کے لیے نیکی کرنا ہی تقویٰ ہے۔

سوال۳: تقویٰ اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوشخبری دی ہے؟ آیات کا ترجمہ بمعہ حوالہ لکھیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت محبّت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُس کے بندے بُرائی سے بچیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں تاکہ وہ اپنے بندوں پر اپنی رحمتیں نہ صرف دنیا میں نازل کرے بلکہ آخرت میں بھی انعامات سے نوازے۔ انہی متّقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے۔

''تقویٰ والوں کے لیے اُن کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (سورۂ آل عمران: ۱۵)

اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؛

''بے شک تقویٰ والے لوگ جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔'' (سورۂ ذاریات: ۱۵)

سوال۴: تقویٰ اختیار کرنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: تقویٰ کے فوائد:

تقویٰ اختیار کرنے سے انسان کو یہ دنیاوی، روحانی اور اُخروی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

- متقی شخص کو سب لوگ پسند کرتے اور اُس کی عزت کرتے ہیں۔
- اُس کے کام اللہ کے فضل و کرم سے بآسانی انجام پاتے ہیں۔
- غور وفکر کی عادت پیدا ہوتی ہے اور اسی فکر کے ساتھ اس کے اعمال درست ہوتے ہیں۔
- عبادت کرنے میں دل لگتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اُس کے چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔
- حرام چیزوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- اللہ کی محبّت حاصل ہوتی ہے۔
- رزق میں تنگی نہیں ہوتی۔
- دشمن کے خوف سے محفوظ رہتا ہے۔
- تقویٰ کی بدولت جنّت میں داخل کیا جاتا ہے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ تقویٰ ....قلبی........ عبادت ہے۔

۲۔ تقویٰ اختیار کرنے والے کو ....متّقی........ کہتے ہیں۔

۳۔ بے شک تقویٰ والے لوگ ....جنّتوں........ اور ....چشموں........ میں ہوں گے۔

۴۔ وہ ....لباس........ جو ....نمودونمائش........ والا نہ ہو بلکہ سادہ اور شرم و حیا کے تقاضے پورے کرتا ہو، تقویٰ کا لباس کہلائے گا۔

حُقوقُ العباد

صفحہ نمبر ۲۷:

سوچیں اور بتائیں

اگر آپ کا غیرمسلم پڑوسی آپ سے عام استعمال کی چیز مانگے تو آپ کیا کریں گے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: ہم دے دیں گے۔

سرگرمی

۱۔ تین کالم چارٹ بنا کر مندرجہ ذیل الفاظ سے اسم بنایئے اور ان کے معانی بھی لکھیے۔

شفقت۔ قرض۔ سفر۔ مرض۔ قتل

حل:

الفاظ	اسم	معانی
شفقت	شفیق	شفقت کرنے والا
قرض	مقروض	قرض لینے والا
سفر	مسافر	سفر کرنے والا
مرض	مریض	بیماری میں مبتلا ہونے والا
حِس	حسّاس	محسوس کرنے والا
قتل	قاتل	قتل کرنے والا

سرگرمی

۲۔ مندرجہ ذیل واحد کی جمع لکھیے۔

حق۔ مسکین۔ طالب علم۔ حدیث۔ سبب۔ موقع۔ شخص

واحد	جمع	واحد	جمع
حق	حقوق	سبب	اسباب
مسکین	مساکین	موقع	مواقع
طالب علم	طلبا	شخص	اشخاص
حدیث	احادیث		

مشق

سوال ۱: حدیث کی رُو سے پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: ایک مسلمان پر اپنے پڑوسی کے جو حقوق ہیں وہ آپ ﷺ کی اس حدیث سے ثابت ہوتے ہیں کہ؛

- جب پڑوسی بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے۔
- اگر اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کی جائے۔
- اگر قرض مانگے تو اسے قرض دیا جائے۔
- اگر اتنا غریب ہو کہ پہننے کو کپڑے نہیں تو اسے کپڑے دیئے جائیں۔
- جب اسے خوشی حاصل ہو تو مبارکباد دی جائے۔
- مصیبت میں مبتلا ہو تو تسلّی دی جائے۔
- اپنے مکان کو اس کے مکان سے اونچا کر کے اسے ہوا سے محروم نہ کیا جائے۔
- اور اپنے چولہے کے دھوئیں سے اسے تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ (طبرانی)

سوال ۲: مہمان کی خاطر داری کس طرح کرنی چاہیے؟ حدیث سے ثابت کیجیے۔

جواب: میزبان کو چاہیے کہ اپنے مہمان کے ساتھ عزّت و احترام کے ساتھ پیش آئے، اس کو مسکرا کر خوش آمدید کہے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کی خاطر داری کرے کیونکہ حدیث نبوی ﷺ ہے؛

''جو لوگ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے مہمانوں کی خاطر داری کریں۔ پہلا دن

مہمان کا حق ہے کہ مہمان کی خدمت کی جائے اور عمدہ کھانا پیش کیا جائے، ایسی مہمان داری تین دن تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ کرے گا وہ مہمان کے لیے صدقہ ہوگا۔'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اسی طرح حضرت ابو کریمہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا؛

''رات میں آنے والے مہمان کی میزبانی کرنا واجب ہے۔''

ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ میزبان پر تین دن تک بہترین کھانا اور خدمت کرنا فرض ہے اس کے بعد مہمان کی خاطر داری صدقہ سمجھی جائے گی۔

سوال ۳: میزبان کے لیے مہمان کو حدیث نبوی ﷺ کے ذریعے کیا تاکید کی گئی ہے؟

جواب: میزبان کے بھی کچھ حقوق ہیں مثلاً اگر کوئی شخص کسی کے گھر مہمان ٹھہرے تو موسم کی مناسبت سے اپنے کپڑے اور ضروری سامان ضرور ساتھ رکھے اور طویل عرصہ رک کر میزبان پر بوجھ نہ بنے۔اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا؛

''مہمان کے لیے یہ دُرست نہیں کہ وہ اتنا لمبا عرصہ ٹھہرے کہ میزبان کو تنگ دل کردے۔'' (صحیح بخاری)

سوال ۴: بیمار کی عیادت کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ حدیث کے ساتھ تحریر کریں۔

جواب: عیادت کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ مریض سے ملنے جائیں تو اس کے لیے پھل یا اُس کی پسند کی چیز ساتھ لے کر جائیں۔ اس سے اچھی باتیں کریں، اس کے آرام کا خیال رکھیں، اس کی صحت کی دعا کی جائے، لمبی گفتگو نہ کریں نہ ہی اس کے پاس دیر تک بیٹھیں کہ وہ بے آرام ہو جائے البتہ مریض خود چاہے تو اس میں حرج نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا؛

''جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو لمبی عمر کی خوشخبری دو اگرچہ تمہارے کہنے سے کسی انسان کی عمر لمبی نہیں ہوسکتی مگر اس سے بیمار کی طبیعت خوش ہوجائے گی۔'' (ترمذی)

سوال ۵: جانوروں کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر جانوروں کے حقوق کے بارے میں فرمایا؛

۱۔ اس بے زبان مخلوق کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

۲۔ ان پر اچھی حالت میں سوار ہو اور اچھی حالت میں ان کو چھوڑو۔

۳۔ جب ان کو ذبح کرو تو چھری تیز کرلو تاکہ انہیں کم تکلیف ہو۔

۴۔ جانور کے چہرے کو نہ داغو اور نہ اس پر تیر برساؤ۔

۵۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کرو۔

۶۔ جس کسی نے ایک چڑیا کو بھی ناحق قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بازپرس کرے گا۔

اِنکساری

صفحہ نمبر ۳۰:

سوچیں اور بتائیں

اللہ تعالیٰ کے بعد ہماری انکساری کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: ہمارے والدین۔

سرگرمی

۱۔ سورۂ لقمان کے ترجمہ وتفسیر کے مطالعے کے بعد حضرت لقمان کی نصیحتوں کو نکات کی صورت میں کاپی میں درج کیجیے۔

حل:

- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔
- انسان کتنا بھی اچھا یا بُرا کام چُھپ کر کرے، اللہ سے چُھپا نہیں رہ سکتا اور روزِ قیامت وہ اُس عمل کا بدلہ دے گا۔
- نماز قائم کرنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنااور بُرے کاموں سے منع کرتے رہنا۔
- جب مصیبت آجائے تو اُس پر صبر کرنا۔
- تکبّر نہ کرنا کیونکہ اللہ کسی تکبّر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔
- اپنی رفتار میں میانہ روی رکھنا۔
- اُونچی آواز میں بات چیت نہ کرنا۔

سرگرمی

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

انکساری۔ جاہل۔ پست۔ قبول کرنا۔ خوشحالی۔ برتری۔ کمزور۔ اکثر۔ تعریف۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
انکساری	تکبّر	برتری	کمتری
جاہل	عالم	کمزور	طاقتور
پست	بلند	اکثر	کبھی کبھار
قبول کرنا	رَد کرنا	تعریف	تنقید
خوشحالی	بدحالی		

مشق

سوال۱: انکساری سے کیا مراد ہے؟ نیز انکساری اور خوشامد کی وضاحت کیجیے۔

جواب: انکساری سے مراد ہے ''جھک جانا''۔یعنی انسان خود کو اعلیٰ یا برتر نہ سمجھے بلکہ یہ یاد رکھے کہ اعلیٰ و برتر صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہ خود اُس کا بندہ ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کے آگے بے بس اور کمزور ہے۔انکساری اور خوشامد میں بہت بڑا فرق ہے۔ ذاتی اغراض و مقاصد کے لیے کسی کی جھوٹی تعریف کرنا یا اُسے خوش کرنا خوشامد یا چاپلوسی ہے جبکہ انکساری کا مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر عاجزی اختیار کرنا جو کہ اللہ کے نیک بندوں کی خوبی ہے۔

سوال۲: انکساری سے متعلق قرآنی آیات بمعہ حوالہ اور حدیث نبویﷺ تحریر کیجیے۔

جواب: ''اور رحمٰن کے سچّے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلیں اور جب جاہل اُن سے جہالت کی بات کرنے لگیں تو اُنھیں سلام کریں (یعنی اُن سے زیادہ بات نہ کریں اور اُن سے دور ہو جائیں۔)''

(سورۂ فرقان: ۶۳)

''اور لوگوں سے بے رخی نہ کر اور زمین پر اِترا کر نہ چل کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی اِترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا اور اپنی رفتار پر میانہ روی اختیار کر اور کسی سے بات کرتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھا کر کیونکہ آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔'' (سورۂ لقمان: ۱۸۔۱۹)

حدیث نبویﷺ ہے۔''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم)

سوال۳: آپﷺ کی انکساری کا کیا عالم تھا؟

جواب: آپﷺ کی انکساری کا یہ عالم تھا کہ بلا تکلّف راستہ سے گزرتے ہوئے ہر کسی چھوٹے بڑے کو سلام کرتے۔کوئی بیمار ہوتا تو اس کی مزاج پُرسی کے لیے جاتے۔کسی کا انتقال ہوجاتا تو اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت فرماتے۔گھر کے کام کاج میں اپنی بیویوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ جوتے خود مرمت فرمالیتے۔ پھٹے ہوئے کپڑوں کی سلائی اور جھاڑو دینا جیسے کام بھی اکثر خود کرلیتے تھے۔ جو کوئی بھی راستے میں روک کر بات کرنا چاہتا آپﷺ فوراً اپنی سواری سے اُتر کر اس سے بات کرتے۔کوئی دعوت دیتا تو قبول فرمالیتے۔

سوال۴: حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے انکساری کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں؛

''بہت سے لوگ مالداروں کی خوشامد اور چاپلوسی کو انکساری سمجھتے ہیں جبکہ انکساری کی حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ دنیا کی نعمتوں میں تم سے پیچھے ہیں اُن کے سامنے اپنے آپ کو جھکا کر رکھو تا کہ اُن پر یہ واضح ہو جائے کہ تمہیں دنیا کی وجہ سے اُن پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور جو لوگ دنیاوی خوشحالی کے اعتبار سے تم سے آگے ہیں اُن سے یوں بے نیازی اختیار کرو تا کہ اُنہیں یقین آ جائے کہ اُنہیں دنیاداری کی بنیاد پر تمہارے مقابلے میں کوئی فضل و کمال حاصل نہیں ہے۔''

سوال۵: ''رمل'' کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟

جواب: ہجرت کے بعد جب آپ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ عمرہ کے لیے گئے تو اکثر صحابہ کرامؓ وبائی بخار کی وجہ سے کمزور ہو چکے تھے۔ کفّارِ مکّہ نے اُنہیں کمزور دیکھ مذاق اُڑایا اور کہا کہ محمد ﷺ اور اُن کے ساتھی اس قدر کمزور ہو چکے ہیں کہ خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کرسکتے۔ اس پر آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ طواف کے ابتدائی تین چکر اکڑتے ہوئے کریں تا کہ مشرکوں اور کافروں پر رعب پڑے۔ طواف میں اکڑ کر چلنے کو ''رمل'' کہتے ہیں۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ انکساری سے مراد ہے ....جھک جانا..........۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اُس بندے کو بہت پسند فرماتا ہے جو ....انکساری.......... اپناتا ہے۔

۳۔ ....انکساری.......... اور ....خوشامد.......... میں بہت فرق ہے۔

۴۔ جنگ میں کافروں کو مرعوب کرنے کے لیے ....تکبّر.......... کرنا اللہ کو پسند ہے۔

فُضول خرچی اور بُخل سے پرہیز

صفحہ نمبر ۳۲:

سوچیں اور بتائیں

فضول خرچی کرنے والے کو شیطان کا بھائی کیوں کہا گیا ہے؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے والے کے پاس جو پیسہ ہوتا ہے وہ اسے خرچ کر دیتا ہے اور پھر ضرورت کے وقت پیسہ نہیں ہوتا۔ جس پر وہ ناشکری کرتا ہے کہ اللہ نے مجھے کم دیا ہے۔ شیطان بھی ناشکرا ہے اسی لیے فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔

۲۔ کیونکہ فضول خرچی کرنا شیطانی کام ہے بندہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے رُک جاتا ہے۔

صفحہ نمبر ۳۳:

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔
بے دریغ۔ نادار۔ صفت۔ میسّر۔ بے کس۔ بوسیدہ۔ گریز

حل: (معانی لکھے جا رہے ہیں مگر جملے بچّوں کو خود بنانے کو دیئے جائیں)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے دریغ	بلا روک ٹوک۔ بہت زیادہ۔ بے تحاشا	بے کس	تنہا۔ اکیلا۔ جس کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہو
نادار	غریب۔ کنگال	بوسیدہ	بہت پرانا۔ شکستہ
صفت	خاصیت۔ خوبی	گریز	علیحدگی۔ پرہیز
میسّر	حاصل ہونا۔ ملنا		

مشق

سوال ۱: فضول خرچی اور بخل سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حد سے آگے بڑھنااور بے دریغ پیسہ لٹانا فضول خرچی ہے اور بخل کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی ضروریات پر بالکل بھی پیسہ خرچ نہ کرے اور اسے جمع کرتا رہے۔

سوال ۲: فضول خرچی پر آیت قرآنی کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: فضول خرچی کو اللہ تعالیٰ نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

''بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (سورۂ اعراف:۳۱)

سوال ۳: بخیل شخص پیسہ خرچ کیوں نہیں کرتا؟

جواب: بخیل شخص دوسروں پر خرچ کرنا تو درکنار خود اپنی ذات پر بھی خرچ کرنے سے بچتا ہے اور ہر وقت پیسہ بچانے کی فکر میں رہتا ہے۔معقول آمدنی ہونے کے باوجود اپنی ضروریات کی اشیاء پر پیسہ خرچ کرنا اُسے برا لگتا ہے۔ پیسہ ہوتے ہوئے بھی بوسیدہ لباس پہننا، باسی خوراک کھانا، بیماری کی صورت میں علاج نہ کرانا غرض اسی طرح کا انداز اختیار کرکے بخیل یہ سمجھتا ہے کہ وہ کفایت شعاری کر رہا ہے لیکن حقیقت میں وہ شیطان کے کہنے پر عمل کر رہا ہوتا ہے۔شیطان اسے بہکاتا ہے کہ ان فضولیات پر پیسہ خرچ نہ کرو بلکہ جمع کرتے رہو۔اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دولت کی نعمت میسر ہونے کے باوجود بخیل شخص فقیرانہ زندگی بسر کرتے ہوئے مر جاتا ہے اور وہ پیسہ جو اس نے کفایت شعاری کے نام پر جمع کر رکھا ہوتا ہے، دوسروں کے ہاتھ آجاتا ہے۔

سوال ۴: بخیل شخص کو اللہ تعالیٰ نے کیا وعید کی ہے؟ قرآنی آیت کے ترجمہ کے ساتھ تحریر کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو سخت عذاب کی وعید دیتے ہوئے فرمایا ہے؛

''ہرگز نہیں وہ تپتی ہوئی آگ ہے کھینچ لینے والی کھال کو۔وہ پکارے گی اُس کو جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا اور اکٹھا کیا اور سینت سینت کر رکھا۔'' (سورۂ معارج:۱۵۔۱۸)

سوال ۵: بخل اور فضول خرچی سے بچنے کے لیے کیا طریقہ اپنانا چاہیے؟اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اور حدیث نبوی ﷺ تحریر کیجیے۔

جواب: بخل اور فضول خرچی دونوں ہی انتہا پسندی کی نشانی ہیں۔دونوں صورتوں میں انسان کا اپنا نقصان ہے۔اس لیے سب سے بہترین راستہ میانہ روی یعنی درمیانہ راستہ ہے۔اس سے زندگی سنورتی ہے۔کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے؛

''جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوگا۔'' (صحیح بخاری۔ترمذی)

یعنی نہ زیادہ خرچ کیا جائے اور نہ کنجوسی کی جائے بلکہ مناسب طریقے سے حد میں رہتے ہوئے اپنی ضروریات پر خرچ کیا جائے۔اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ؛

''نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ کر رکھو اور نہ بالکل ہی کُھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن جاؤ۔''

(سورۂ بنی اسرائیل: ۲۹)

اسلام میں حلال اور حرام کا تصوّر

صفحہ نمبر ۳۶:

سوچیں اور بتائیں

موجودہ دور میں حرام ذرائع آمدنی کے مواقع بڑھ جانے کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ کیونکہ لوگوں میں لالچ بڑھ گیا ہے۔

۲۔ لوگ اسلام سے دور ہوگئے ہیں۔

۳۔ اللہ اور آخرت کا خوف ختم ہوگیا ہے۔

صفحہ نمبر ۳۷:

سرگرمی

۱۔ درج ذیل پیشوں کے آگے اُن کے پیشہ ور لکھیے۔ مثلاً کپڑا بننا ...... جولاہا

حل:

پیشے	پیشہ ور	پیشے	پیشہ ور
سونے کا کام کرنا	سُنار	کتابیں لکھنا	مصنف
حجامت بنانا	حجام	کتابت کرنا	کاتب
تحقیق کرنا	محقق	مٹی کے برتن بنانا	کمہار
ترجمہ کرنا	مترجم	لوہے کا کام کرنا	لوہار
پھول بیچنا	گل فروش		

سرگرمی

۲۔ سورۂ بقرہ کی مندرجہ ذیل آیات کا حوالہ دیکھ کر ان کا ترجمہ لکھیے۔
آیت نمبر: ۱۷۳۔ ۱۸۸۔ ۲۱۹۔ ۲۷۸

آیت نمبر۱۷۳:

’’تم پر مرا ہوا جانور اور بہا ہوا خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔‘‘

آیت نمبر۱۸۸:

’’اور ایک دوسرے کا ناحق مال نہ کھایا کرو، نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا مال ظلم وستم سے اپنا کر لیا کرو، حالانکہ تم جانتے ہو۔‘‘

آیت نمبر۲۱۹:

’’لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔‘‘

آیت نمبر۲۷۸:

’’اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سُود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔‘‘

مشق

سوال ۱: قرآن کریم میں کن کن چیزوں کو حرام کہا گیا ہے؟

جواب:
- خنزیر کا گوشت۔
- سود۔
- چوری اور ڈکیتی کا مال۔
- شراب۔
- وہ ذبیحہ جس پر اللہ کے بجائے کسی اور کا نام لیا جائے۔
- دوسرے مسلمان کا غصب کیا ہوا مال۔
- جوئے اور پانسے سے حاصل ہونے والی رقم۔
- رشوت کے ذریعے کمائی ہوئی رقم۔

- جھوٹی قسم کھا کر فروخت کیا ہوا مال یا رقم۔
- دھوکہ دے کر کمایا ہوا مال۔
- قسمت کا حال معلوم کرنے یا فال نکالنے کا کام۔
- ایسی تنخواہ، جس میں ملازم نے اپنے ذمے کا کام پورا نہ کیا ہو۔

سوال۲: سود کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ بمعہ حوالہ لکھیے۔

جواب: سود کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

''سُود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے۔ یہ اس لیے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سُود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام۔ جو شخص اپنے پاس اللہ تعالیٰ کی آئی ہوئی نصیحت سُن کر رک گیا اُس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو پھر دوبارہ حرام کی طرف لوٹا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔'' (سورۂ بقرہ: ۲۷۵)

سوال۳: حلال رزق کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ کا واقعہ لکھیے۔

جواب: ایک بار حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو؟ اُس نے کہا کہ دن بھر روزہ رکھتا ہوں اور رات بھر عبادت کرتا ہوں۔ اُنہوں نے پھر پوچھا ''دنیاوی اخراجات کے لیے کیا کرتے ہو؟'' اُس نے کہا میرا ایک بھائی ہے وہ محنت مزدوری کرتا ہے اور اپنے ساتھ ساتھ میرا بھی خرچ اُٹھاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا؛ ''عبادت تم نہیں تمہارا بھائی کرتا ہے۔''

سورۃ الانفال

صفحہ نمبر ۴۳:

مشق

سوال۱: سورۂ انفال کا تعارف لکھیے۔

جواب: تعارف:

سورۂ انفال مدنی سورہ ہے۔ اس میں پچھتر (۷۵) آیات اور دس (۱۰) رکوع ہیں۔ یہ سورہ غزوۂ بدر کے بعد نازل ہوئی۔ انفال کا مطلب ہے ''مالِ غنیمت۔'' چونکہ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے پہلی بار اُمّت مسلمہ کو مالِ غنیمت کا تحفہ دیا ورنہ پہلی اُمّتوں کو مالِ غنیمت دینے کے بجائے آسمانی بجلی گرا کر جلا دیا جاتا تھا جو اللہ کی طرف سے قبولیت کا اشارہ ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے اس سورہ کا نام انفال رکھا گیا ہے۔

سوال۲: غزوۂ بدر میں مالِ غنیمت پر کیوں اختلاف ہوا تھا؟

جواب: غزوۂ بدر میں مالِ غنیمت کی تقسیم پر اختلاف شروع ہوگیا۔ یہ مسلمانوں کی پہلی جنگ تھی جو اسلام قبول کرنے کے بعد کفّار سے لڑی گئی۔ جس گروہ نے مالِ غنیمت پر قبضہ کیا وہ خود کو پرانے طور طریقوں کے مطابق مالک سمجھنے لگے لیکن دوسرے گروہ نے دعویٰ کیا کہ اُنھوں نے لشکر کفار کا دور تک پیچھا کر کے اُنھیں بھاگنے پر مجبور کیا ورنہ وہ پلٹ کر حملہ کر دیتے جب کہ تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے اور یہ سب سے بڑا کام تھا ورنہ اگر رسول اللہ ﷺ کو کوئی نقصان پہنچتا تو یہ فتح کس کام کی ہوتی۔ قریب تھا کہ مسلمان اپنے اپنے دعووں پر آپس میں جھگڑ پڑتے، اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت اُتاری اور فرمایا کہ مالِ غنیمت اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا ہے۔ اب رسول اللہ ﷺ تمہیں جیسے کہیں ویسے اس کی تقسیم کرو اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اگر تم مومن ہو۔ چنانچہ مسلمانوں نے تمام مال آپ ﷺ کے پاس جمع کرا دیا اور آپ ﷺ نے اس کی تقسیم فرمائی۔

سوال۳: غزوۂ بدر میں لشکر کفّار اور مسلمانوں کی کیا تعداد تھی؟

جواب: غزوۂ بدر میں لشکر کفّار کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی جبکہ مسلمان صرف ۳۱۳ کی تعداد میں تھے۔

سوال۴: میدان بدر میں مسلمانوں کو کیا دشواری پیش آئی اور اللہ تعالیٰ نے اس دشواری کو کیسے دور کیا؟

جواب: جب مسلمان میدانِ بدر میں پہنچے تو لشکر کفّار نے پہلے ہی اچھی جگہ چُن کر خیمے گاڑ لیے اور پانی پر بھی قبضہ کر لیا۔ مسلمان لشکر کے حصّے میں نرم ریتیلی زمین آئی جس پر قدم جمانا مشکل تھا اور پاؤں ریت میں دھنسے جا رہے تھے۔ پینے اور وضو کے لیے پانی بالکل نہ تھا۔ مسلمان اس صورتحال پر بڑے پریشان تھے کیونکہ شیطان اُن کے دلوں میں وسوسے ڈال رہا تھا کہ دیکھو اللہ کے نیک بندے ہوتے ہوئے بھی تمہیں مشکل پیش آ رہی ہے۔ پانی نہیں ہے، تم نماز نہیں پڑھ سکتے، پیاس نہیں بجھا سکتے اس حالت میں دشمن کی اتنی بڑی فوج سے کیسے لڑو گے؟ لیکن اللہ نے مسلمانوں پر اپنی رحمت نازل کی اور اُن پر نیند طاری کر دی۔ وہ آرام سے سو گئے اور جب اُٹھے تو بالکل تازہ دم تھے۔ پھر رات میں ہی اللہ نے بارش برسا دی جس سے مسلمانوں نے وضو اور پینے کے لیے پانی جمع کر لیا اور اُن کی زمین سخت ہوگئی جس سے چلنے پھرنے میں آسانی ہوگئی اور شیطانی وسوسہ دور ہوگیا۔ اب وہ ہر طرح سے بے خوف ہوگئے۔

سوال ۵: مندرجہ ذیل سرخیوں کی مدد سے آیات نمبر ۱۵۔۱۶ کی تشریح کیجیے نیز ہر سرخی میں تین سے چار سطریں لکھی جائیں۔

جواب: میدان جنگ سے فرار گناہِ کبیرہ ہے:

یہاں اللہ نے مسلمانوں کو خبردار کر دیا ہے کہ جب کبھی اُن کا کافروں سے مقابلہ ہو تو پیٹھ پھیر کر بھاگنے کی اجازت نہیں۔ یہ گناہ کبیرہ ہے اور اس کی معافی نہیں۔

دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے:

دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے یہ ظاہر کرے کہ وہ خوفزدہ ہو کر میدان سے بھاگ رہا ہے پھر اچانک پینترا بدل کر دشمن پر حملہ کر دے۔

اپنی جماعت کی مدد کرنے کے لیے:

دوسرا موقع وہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان سپاہی لڑتے لڑتے تنہا رہ جائے تو مدد حاصل کرنے کے لیے اپنی جماعت کی طرف پلٹے اور پھر اپنی جماعت کی مدد سے دوبارہ حملہ کرے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ اگر کوئی شخص جنگ سے پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوگا اور جہنّم میں بھیجا جائے گا۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ مالِ غنیمت کو مسلمانوں کے لیے ......حلال...... قرار دیا گیا۔

۲۔ حکم دیا گیا کہ ......مالِ غنیمت...... کے پانچ حصّے ہوں گے۔

۳۔ مسلمانوں نے تمام مال ......حضور اکرم ﷺ...... کے پاس جمع کرا دیا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں ......ایک ہزار...... فرشتوں کی فوج بھیجی۔

احادیث نبوی ﷺ

صفحہ نمبر ۴۷:

مشق

سوال ا: مندرجہ بالا تمام احادیث کی تشریح وضاحت سے کیجیے نیز ہر حدیث کی تشریح میں اُسی مضمون کی کم از کم دو مزید احادیث اور ایک فرمان اِلٰہی ضرور شامل کریں۔

نوٹ: تمام احادیث کی تشریح بچّوں کو خود کرنے کو دی جائے۔

حضرت یعقوب علیہ السّلام

صفحہ نمبر ۵۰:

سوچیں اور بتائیں

حضرت یعقوبؑ نے وفات سے قبل اپنے بیٹوں سے عبادت کے بارے میں کیوں سوال کیا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیونکہ انہیں یہ فکر تھی کہ ان کے بعد ان کے بیٹے اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں۔

سرگرمی

دیئے گئے اشاروں کی مدد سے شخصیت بوجھ کر نام لکھیے۔

حل:

	اشارے	شخصیات
۱۔	حضرت یعقوبؑ کے دادا	حضرت ابراہیم علیہ السّلام
۲۔	ماہر شکاری	حضرت عیسو ادوم
۳۔	حضرت اسحٰقؑ کی والدہ	حضرت سارہ علیہ السّلام
۴۔	مصر کے بادشاہ	حضرت یوسف علیہ السّلام
۵۔	بی بی رفقہؑ کے شوہر	حضرت اسحاق علیہ السّلام

مشق

سوال ۱: حضرت یعقوبؑ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: حضرت یعقوبؑ حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پوتے تھے۔ حضرت یعقوبؑ کی والدہ کا نام رفقہ تھا۔ حضرت یعقوبؑ کا لقب ''اسرائیل'' تھا۔ اسرائیل عبرانی زبان کا لفظ ہے جو اسرا یعنی ''عبد'' اور ایل یعنی ''اللہ'' کے الفاظ سے مل کر بنا ہے۔ عربی میں اسرائیل کا ترجمہ ''عبداللہ'' ہے۔ آپؑ کے ایک بھائی بھی تھے۔ اُن کا نام عیسو اور لقب ''ادوم'' تھا۔ اُن کی نسل سے بہت بڑا قبیلہ ''بنوادوم'' وجود میں آیا۔

سوال۲: حضرت یعقوبؑ کی اپنے بیٹوں سے آخری گفتگو کا ذکر قرآن پاک میں کس طرح ہے؟
جواب: حضرت یعقوبؑ کی اپنے بیٹوں سے آخری گفتگو کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح ہے،

"بھلا جس وقت یعقوبؑ وفات پانے لگے تو کیا تم اُس وقت موجود تھے؟ جب اُنہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو اُنہوں نے کہا کہ آپؑ کے معبود کی اور آپؑ کے باپ دادا ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اُسی کے فرماں بردار رہیں گے۔"

(سورۂ بقرہ : ۱۳۳)

سوال۳: حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹوں میں سے جو مشہور پیغمبر گزرے ہیں اُن کے بارے میں مختصراً لکھیے۔
جواب: حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے لیکن آپ کو حضرت یوسفؑ سے زیادہ محبت تھی۔ دوسرے بیٹے اس بات سے خوش نہیں تھے اور حضرت یوسفؑ سے حسد کرتے تھے۔ ایک دن سوتیلے بھائی بہانے سے حضرت یوسفؑ کو اپنے ساتھ جنگل میں لے گئے اور ایک اندھے کنوئیں میں انہیں پھینک کر ان کی قمیض کو کسی جانور کے خون میں بھگو کر روتے دھوتے واپس آئے اور حضرت یعقوبؑ سے بولے کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ حضرت یعقوبؑ نے اس دکھ کو صبر سے برداشت کیا۔ دوسری طرف حضرت یوسفؑ کو ایک تجارتی قافلے نے کنویں سے نکالا اور اپنے ساتھ مصر لے جا کر غلاموں کی منڈی میں بیچ دیا۔ وہاں سے مصر کے بادشاہ فرعون کے خاص وزیر جسے "عزیز مصر" کہتے تھے اُس نے حضرت یوسفؑ کو خریدا اور اپنے گھر لے گیا۔ حضرت یوسفؑ وہیں پل کر جوان ہوئے اور مصر کے بادشاہ بنے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

صفحہ نمبر ۵۵:

سوچیں اور بتائیں

حضرت موسیٰؑ کی پرورش فرعون کے محل میں کیوں ہوئی؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا تھا کہ فرعون نے اپنی بادشاہت بچانے کے لیے حضرت موسیٰؑ کو بچپن میں ہی ختم کرنا چاہا مگر اللہ نے اُسی کے گھر میں پہنچا کر ان کی حفاظت کروائی۔

سرگرمی

ا۔ آیات کا حوالہ دیکھ کر مندرجہ ذیل واقعہ تفسیر کی مدد سے لکھیے:

حضرت موسیٰؑ اور ایک قاتل کی تلاش (سورۂ بقرہ: ۷۲-۷۳)

حل: بنی اسرائیل میں ایک دولتمند یتیم لڑکا تھا۔ اُس کے چچا زاد بھائیوں نے دولت کے لالچ میں اُسے قتل کر دیا۔ لاش کو شہر کے دروازے پر پھینکا اور خود شور مچا دیا ساتھ ساتھ اُس کے قتل کا بدلہ لینے کا دعویٰ کر دیا۔ لوگ ایک دوسرے پر شک کرنے لگے اور ایک دوسرے کے خلاف تلواریں نکل آئیں۔ یہ دیکھ کر کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم موسیٰ کے پاس چلتے ہیں۔ اُس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ سے کلام کرتا ہے اگر وہ قاتل کا پتہ بتا تا ہے تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ چنانچہ یہ سب مل کر حضرت موسیٰؑ کے پاس گئے اور مسئلہ بیان کیا۔ حضرت موسیٰؑ کوہ طور گئے۔ واپس آ کر اُنہوں نے کہا کہ ایک گائے ذبح کرو اور اُس کے گوشت کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پہ لگاؤ۔ وہ اُٹھ بیٹھے گا اور قاتل کا نام بتا دے گا۔ یہ سن کر بنی اسرائیل نے کہا موسیٰ کیا تم ہم سے مذاق کر رہے ہو؟ ہم تم سے قاتل کا پتہ پوچھ رہے ہیں اور تم ہمیں گائے ذبح کرنے کا مشورہ دے رہے ہو۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا اللہ کی پناہ کہ میں اللہ کے احکامات بیان کرنے میں جاہلوں کی طرح مذاق کروں۔ اس وقت وہ چپ ہو گئے۔ مسئلہ یہ تھا کہ بنی اسرائیل گائے کی پرستش کرتے تھے اور گائے ذبح نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے سوچا کہ حضرت موسیٰؑ سے اتنے سوالات کیے جائیں کہ تنگ آ کر وہ کوئی اور جانور ذبح کرنے کو کہہ دیں۔ چنانچہ اُنہوں نے سوالات شروع کر دیئے مثلاً گائے کا رنگ کیسا

ہو، اُس کی شکل وصورت کیسی ہو؟ وغیرہ حضرت موسیٰؑ ہر بار کوہ طور جاتے اور اُن سوالوں کے جوابات لاتے ۔ ان سوالات کے چکر میں بنی اسرائیل خود پھنس گئے اور ایسی مخصوص نشانیوں والی گائے کا ملنا مشکل ہوگیا۔ آخر ایک جگہ اُس کا پتہ لگ گیا۔ مجبوراً اُسے منہ مانگے داموں خریدا ۔ پھر اُسے ذبح کر کے مقتول کے جسم پر لگایا۔ مقتول اُٹھا، قاتل کا نام بتایا اور پھر دوبارہ مرگیا۔

سرگرمی

۲۔ لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

اختلاف۔ ہجوم۔ وحشیانہ۔ خلقت۔ غیظ وغضب۔ مسلط۔ تکبّر۔ سرکشی۔ عبرت۔

حل: (معانی لکھے جا رہے ہیں مگر جملے بچّوں کو خود بنانے کو دیئے جائیں)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اختلاف	جھگڑا۔ مخالفت	مسلّط	زبردستی حاوی کرنا
ہجوم	بھیڑ۔ بہت سے لوگ	تکبّر	غرور
وحشیانہ	وحشیوں کی طرح۔ جنگلی	سرکشی	نافرمانی۔ بغاوت
خلقت	لوگ	عبرت	نصیحت پکڑنا۔ ایسی بات جس سے نصیحت ملے
غیظ وغضب	سخت غصّہ		

مشق

سوال۱: حضرت موسیٰؑ کی پیدائش کے بعد اُن کی حفاظت کس طرح ممکن ہوئی؟

جواب: تین مہینے تک حضرت موسیٰؑ کے والدین نے حضرت موسیٰؑ کو چھپا کر رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ ایک صندوق بناؤ اور بچّے کو اُس میں رکھ کر دریائے نیل کے بہاؤ پر چھوڑ دو۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے اندر تالاب میں چلا گیا۔ فرعون کی ملکہ بی بی آسیہ جو بنی اسرائیل قوم سے تھیں اور بہت ہی عبادت گزار خاتون تھیں، اُن کی نظر صندوق پر پڑی۔ جب صندوق کھولا تو ننّھے سے بچّے کو دیکھ کر اُنہوں نے اُسے اپنا بیٹا بنانے کی خواہش فرعون سے کی کیونکہ اُن کی کوئی اولاد نہ تھی۔ فرعون نے پہلے اختلاف کیا مگر بچّے کی معصوم صورت دیکھ کر راضی ہوگیا۔

سوال۲: حضرت موسیٰؑ نے مصر کیوں چھوڑا؟

جواب: ایک روز اُنھوں نے ایک قبطی اور ایک اسرائیلی کو آپس میں جھگڑتے دیکھا۔ قبطی زیادتی کر رہا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ نہ مانا تو اُنھوں نے ایک گھونسا مار دیا۔ گھونسا اتنا زوردار تھا کہ وہ شخص اُسی وقت مرگیا۔ یہ خبر فرعون تک پہنچ گئی۔ اُس نے حضرت موسیٰؑ کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ ایک خیر خواہ نے اُنھیں شہر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اُنھوں نے اُسی وقت شہر چھوڑ دیا اور مدین روانہ ہوگئے۔

سوال۳: حضرت موسیٰؑ کے معجزات بیان کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو دو معجزات عطا کیے تھے۔

۱۔ ان کی لاٹھی اژدہا میں تبدیل ہو جاتی تھی۔

۲۔ اور جب وہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالتے تو ہاتھ سے روشنی نکلتی تھی۔

سوال۴: حضرت موسیٰؑ اور جادوگروں سے مقابلے کے دن کیا ہوا؟

جواب: جادوگروں نے اپنی رسّیاں زمین پر پھینکیں تو وہ سب سانپ بن گئیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ اژدھا بن گئی اور اُس نے تمام سانپوں کو نگل لیا۔ جادوگر حضرت موسیٰؑ کی حقیقت جان کر سجدے میں گر گئے اور بولے کہ ہم موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رب پر ایمان لائے۔ فرعون غیظ وغضب سے پاگل ہوگیا۔ اُس نے جادوگروں کے ہاتھ پیر کٹوا کر اُنھیں پھانسی کی سزا دے دی۔

سوال۵: فرعون کا کیا انجام ہوا؟ قرآنی آیت کا ترجمہ بمعہ حوالہ بھی لکھیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے ساتھ ہجرت کر جاؤ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ اپنی قوم بنی اسرائیل کو لے کر نکلے۔ فرعون بھی ایک بڑی فوج کے ساتھ پیچھا کرنے نکلا۔ حضرت موسیٰؑ کے آگے ٹھاٹھیں مارتا بحرِ قلزم تھا اور پیچھے فرعون کا لشکر۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مارو۔ لاٹھی مارتے ہی سمندر میں بارہ راستے بن گئے۔ حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ اور اُن کی قوم راستہ طے کرکے سمندر کے پار بحفاظت پہنچ گئی۔ اُن کے پیچھے فرعون نے بھی اپنا لشکر اُتار دیا لیکن بیچ سمندر میں پہنچتے ہی پانی آپس میں ملنے لگا۔ اب نہ وہ آگے جاسکتا تھا اور نہ واپس پلٹ سکتا تھا۔ موت کو سامنے دیکھ کر وہ ڈر گیا اور ڈوبتے ہوئے چیخنے لگا؛ ''میں اللہ پر ایمان لایا، میں اللہ پر ایمان لایا'' مگر اللہ نے اُس کا ایمان لانا قبول نہ کیا کیونکہ اُس نے موت سے بچنے کے لیے ایسا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

''اب تو ایمان لاتا ہے؟ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور تو فسادی آدمی ہے سو آج ہم تیرے جسم کو نجات دیں گے تاکہ اپنے بعد آنے والوں کے لیے تو اللہ کی طرف سے عبرت کا نشان بن جائے۔'' (سورۂ یونس: ۹۱-۹۲)

قارون

صفحہ نمبر ۵۸:

سوچیں اور بتائیں

کیا اللہ تعالیٰ ہر دولت مند سے ناراض ہو جاتا ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: جی نہیں

سرگرمی

۱۔ درج ذیل مسلم ممالک کی کرنسی لکھیے۔

پاکستان۔ ایران۔ افغانستان۔ بنگلہ دیش۔ سعودی عرب۔ کویت

حل:

ملک	کرنسی	ملک	کرنسی
پاکستان	روپیہ	بنگلہ دیش	ٹکہ
ایران	ریال	سعودی عرب	ریال
افغانستان	افغانی	کویت	دِرہم

۲۔ لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

ابتدا۔ حرص۔ طالب۔ تابع۔ گھناؤنا۔

حل: (سرگرمی حل کی جارہی ہے لیکن جملے بچّوں کو خود بنانے کو دیئے جائیں)

الفاظ	معانی
ابتدا	شروع
حرص	لالچ
طالب	طلب کرنے ولا۔ خواہش کرنے والا
تابع	فرماں بردار
گھناؤنا	جس سے گِھن آئے

مشق

سوال ۱: قارون کون تھا اور وہ کس طرح دولت مند ہوا ؟

جواب: قارون حضرت موسیٰؑ کا چچا زاد بھائی اور حضرت یعقوبؑ کا پڑپوتا تھا۔ وہ فرعون کے دربار میں بطور جاسوس تھا اور فرعون کے لیے جاسوسی کا کام کرتا تھا۔ اس کے بدلے میں فرعون نے اسے اتنی مال و دولت دی کہ اُس کے پاس خزانوں کے ڈھیر لگ گئے۔

سوال ۲: حضرت موسیٰؑ کی نصیحت پر قارون نے کیا جواب دیا؟

جواب: اس نے مغرورانہ انداز میں حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ میری یہ دولت تمہارے اللہ نے نہیں دی، یہ تو میرے ہنر اور میری عقلی کوششوں سے حاصل ہوئی ہے۔ میں تمہاری نصیحت مان کر اپنی دولت اس طرح برباد نہیں کرسکتا۔

سوال ۳: حضرت موسیٰؑ کے بار بار نیکی کی تاکید پر فرعون نے کیا حرکت کی؟ قرآنی حوالہ بھی تحریر کیجیے۔

جواب: قارون نے جب یہ دیکھا کہ حضرت موسیٰؑ کسی طرح میرا پیچھا نہیں چھوڑتے تو اُنہیں زچ کرنے اور اپنی دولت کی نمائش سے مرعوب کرنے کے لیے ایک دن بڑی شان سے نکلا۔ اس وقت حضرت موسیٰ ایک مجمع میں کھڑے اللہ کا پیغام سنا رہے تھے۔ قارون وہاں سے ایک بڑی جماعت اور اپنے خزانوں کے ساتھ گزرا۔ اس حرکت کا مقصد یہ تھا کہ اگر حضرت موسیٰؑ کی تبلیغ کا سلسلہ یوں ہی جاری رہا تو میں بھی دولت اور جواہرات کا مالک ہوں اور بہت سے لوگوں کی طاقت بھی ساتھ رکھتا ہوں۔ میں ان دونوں ہتھیاروں کے ذریعہ موسیٰ کو شکست دے کر رہوں گا۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے جب قارون کی دنیاوی عظمت وحیثیت دیکھی تو اُن میں سے کچھ لوگوں کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ وہ بھی ایسی ہی دولت کے مالک ہوتے مگر سمجھدار لوگوں نے اُنہیں خبردار کیا کہ اس کا انجام اچھا نہیں۔ قرآن پاک میں ہے؛

’’پھر ایک روز قارون اپنی قوم کے سامنے بڑی شان سے نکلا۔ جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے اُنہوں نے کہا اے کاش ہمیں بھی وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے یہ تو بڑا ہی نصیب والا ہے اور علم والے لوگ اُنہیں سمجھانے لگے کہ تم پر افسوس ہے۔ اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو ایمان لایا اور یہ صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملے گا۔‘‘ (سورۂ قصص: ۷۹۔۸۰)

سوال ۴: قارون کا انجام کیا ہوا؟ قرآنی آیت کا ترجمہ بمعہ حوالہ لکھیے:

جواب: قارون کی سرکشی اور نافرمانی یہاں تک بڑھ گئی کہ اُس نے حضرت موسیٰؑ پر ایک گھناؤنا الزام لگا کر سارے شہر میں اُس کی شہرت کرا دی۔ تب حضرت موسیٰؑ نے قارون کے حق میں بد دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر زمین نے قارون کو نگلنا شروع کر دیا۔ پہلے وہ ٹخنوں تک اندر گیا، پھر ٹانگوں تک اور اسی طرح دھنستا رہا۔ قارون نے

بہت شور مچایا، معافیاں مانگیں مگر معافی کا وقت گزر چکا تھا۔ ایسے وقت میں بھی اُس نے حضرت موسیٰؑ پر ایک اور الزام لگایا اور بولا؛ ''اے موسیٰ! تم میرے مال و دولت پر نظر رکھتے تھے اسی لیے اس پر قبضہ کرنے کے لیے مجھے زمین میں دھنسا رہے ہو۔'' یہ سن کر حضرت موسیٰؑ نے حضرت جبرئیلؑ کو قارون کی ساری دولت لانے کا حکم دیا۔ حضرت جبرئیلؑ نے اُس کا سارا خزانہ اور دولت سامنے لا کر ڈھیر کر دی۔ حضرت موسیٰؑ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کی دولت کو بھی اس کے ساتھ نگل جا۔ زمین نے تمام دولت، تخت و تاج، ہیرے جواہرات، سونا، چاندی اور محل سب کچھ اپنے اندر لے لیا اور اس کے ساتھ ساتھ قارون بھی زمین میں دھنس گیا۔ قرآن پاک میں ذکر ہے؛

''پھر ہم نے قارون کو اُس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی جماعت اُس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی نہ وہ خود اپنے بچانے والوں میں سے ہوسکا۔'' (سورۂ قصص: ۸۱)

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ قارون حضرت موسیٰؑ کا ....چچّا زاد بھائی........ تھا۔

۲۔ ابتدا میں قارون ....توریت........ کا حافظ تھا۔

۳۔ جیسی اللہ تعالیٰ نے تم سے ....بھلائی........ کی ہے تم بھی ویسی ہی ....بھلائی........ کرو۔

اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

صفحہ نمبر۶۲:

سوچیں اور بتائیں

''اُمّہات المومنین'' کا کیا مطلب ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: ''اُمّہات المومنین'' کا مطلب ہے ''مومنوں کی مائیں''۔

سرگرمی

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

فوقیت۔ اکابر۔ قناعت پسند۔ خوددار۔

سخاوت۔ فقراء۔ مساکین۔ فیاضی۔

حل:

الفاظ	معانی
فوقیت	بَرتری
اکابر	اکبر کی جمع۔ بڑے لوگ
قناعت پسند	تھوڑی چیز پر راضی رہنے والا
خوددار	غیرت مند
سخاوت	اپنی ضرورت سے زائد چیز کسی ضرورت مند کو دینا
فقراء	فقیر کی جمع ۔ بہت سے فقیر
مساکین	مسکین کی جمع ۔ بہت سے مسکین
فیاضی	سخاوت

مشق

سوال۱: حضرت عائشہؓ کیسی عادات کی مالک تھیں؟

جواب: حضرت عائشہؓ نہایت ذہین، قناعت پسند، خوددار، سخی اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ چاشت کی نماز بھی کبھی قضا نہیں کرتی تھیں۔ پابندی سے روزے رکھتیں، ہر سال حج ادا کرتیں اور غلاموں کو آزاد کرتی تھیں۔

سوال۲: حضرت حفصہؓ کے بارے میں چند سطریں تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت حفصہؓ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں۔ اُن کی والدہ کا نام زینبؓ بنت مظعون تھا۔ؓ آپ ﷺ کی نبوت کے وقت حضرت حفصہؓ پیدا ہوئیں۔ اپنے شوہر حضرت خنیسؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ غزوۂ بدر میں آپؓ کے شوہر شدید زخمی ہوگئے اور ان ہی زخموں کی وجہ سے شہادت پائی۔ شوہر کی وفات کے بعد ۳ھ میں آپؓ کا نکاح نبی کریم ﷺ سے ہوا۔

سوال۳: حضرت زینب بنت خزیمہؓ اور حضرت زینب بنت جحشؓ کس لقب سے مشہور تھیں؟

جواب: حضرت زینب بنت خزیمہؓ، ''اُمُ المساکین'' یعنی ''مسکینوں کی ماں'' کے لقب سے اور حضرت زینب بنت جحشؓ ''ماوٰی المساکین'' یعنی ''مسکینوں کا ٹھکانہ'' کے لقب سے مشہور تھیں۔

سوال۴: آپ ﷺ سے نکاح سے قبل حضرت اُمِ سلمہؓ کے حالات بیان کیجیے۔

جواب: ان کا اصل نام ہند اور کنیت اُمِ سلمہ تھی۔ والد کا نام ابو اُمیہ اور والدہ کا نام عاتکہ تھا۔ پہلے عبداللہؓ بن عبدالاسد کے نکاح میں تھیں جو اُن کے چچا زاد بھائی اور رسول اکرم ﷺ کے رضاعی بھائی تھے۔ اپنے شوہر کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ پہلی ہجرتِ حبشہ بھی شوہر کے ساتھ کی جہاں اُن کے بیٹے سلمہ پیدا ہوئے۔ غزوۂ اُحد میں اُن کے شوہر زخمی ہوئے اور زخموں کی وجہ سے کچھ ہی دن بعد وفات پا گئے۔ شوہر کی وفات کے کچھ عرصہ بعد شوال ۴ھ میں نبی کریم ﷺ سے اُن کا نکاح ہوا۔

سوال ۵: حضرت زینبؓ بنت جحش کے پہلے شوہر کون تھے اور ان کا نبی ﷺ سے کیا تعلق تھا؟

جواب: حضرت زینبؓ بنت جحش کے پہلے شوہر حضرت زید بن حارثہؓ تھے اور وہ نبی ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حضرت عائشہؓ لوگوں میں سے سے زیادہ ......عالم...... تھیں۔

۲۔ ۳ ھ میں ......حضرت زینبؓ بنت خزیمہ...... کا نکاح حضور ﷺ سے ہوا۔

۳۔ ......حضرت زینب بنت خزیمہؓ...... اُمّ المساکین کے نام سے مشہور تھیں۔

۴۔ ماوٰی المساکین ......حضرت زینب بنت جحشؓ...... کا لقب پڑ گیا تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صفحہ نمبر:۶۹

سوچیں اور بتائیں

خلفائے راشدینؓ نے اپنی حکومت کا زمانہ انتہائی تنگ دستی میں کیوں گزارا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ انہیں مسلمانوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دی گئی ہے اور مال و دولت پر مسلمانوں کا حق ہے۔اس لیے وہ نہایت کم پیسوں میں گزارا کرتے تھے۔

۲۔ کیونکہ انہیں اللہ کے آگے جواب دینے کا ڈر تھا۔

سرگرمی

۱۔ مندرجہ ذیل اشاروں کو پڑھ کر حضرت علیؓ کے بارے میں معلومات کو دو کالم چارٹ بنا کر مکمل کیجیے۔
نام۔ لقب۔ آپ ﷺ سے رشتہ۔ زوجہ محترمہ کا نام۔ بچّوں کا نام۔
ترتیب کے لحاظ سے خلیفہ نمبر۔ دورِ خلافت کی مدّت۔ شہادت۔

حل:

حضرت علیؓ

نام	حضرت علیؓ بن ابی طالب
لقب	اسد اللہ
کنیت	ابوتراب ۔ ابوالحسن
آپ ﷺ سے رشتہ	چچّا زاد بھائی ۔ داماد
زوجہ محترمہ کا نام	حضرت فاطمہؓ
بچّوں کے نام	حضرت حسنؓ۔حضرت حسینؓ۔ سیدہ اُمِّ کلثومؓ۔ سیّدہ زینبؓ اور حضرت محسنؓ
ترتیب کے لحاظ سے خلیفہ نمبر	چوتھا
دورِ خلافت کی مدّت	چار سال سات ماہ یا نو ماہ
شہادت	۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ

سرگرمی

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

شریف النّفس۔ اصلاح۔ وسعت۔ تدوین۔ واجبی۔ وقف کر دینا۔ اہل وعیال۔ قیلولہ۔

حل:

الفاظ	معانی
شریف النّفس	نہایت شریف
واجبی	معمولی
اصلاح	درست کرنا
وقف کر دینا	اللہ کے نام پر چھوڑنا۔ لوگوں کی بھلائی کے لیے چھوڑنا۔
وسعت	کشادگی۔ چوڑائی۔ پھیلاؤ
اہلِ وعیال	بیوی بچّے
تدوین	جمع کرنا۔ مرتّب کرنا
قیلولہ	دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنا

مشق

سوال۱: مسلمان ہونے کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے اسلام کے لیے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے بعد اُنہوں نے اپنا مال دل کھول کر اسلام کی اشاعت پر خرچ کیا۔ غزوۂ تبوک کے موقع آپؓ نے سب سے زیادہ مالی امداد پیش کی۔ نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے فوراً بعد مسجد نبوی کی تعمیر کروائی تھی۔ یہ مسجد ابتدا میں تو مسلمانوں کے لیے کافی تھی مگر جب مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو مسجد ناکافی ہوگئی۔ آپؓ نے اپنے دورِ خلافت میں صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا اور سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مسجد کو گرا کر اس میں اضافہ کیا جائے چنانچہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو باقاعدہ اطلاع دے کر مسجد کی نئی تعمیر کرائی۔

سوال۲: حضرت عثمان غنیؓ کیسی شخصیت کے مالک تھے؟

جواب: حضرت عثمانؓ نہایت عبادت گزار، صابر اور سخی شخص تھے۔ دن میں روزہ رکھتے اور راتوں کو نماز پڑھتے۔ ہمیشہ مسلمانوں کی بھلائی اور اللہ کی رضا کے لیے مال خرچ کیا لیکن خود پر کچھ خرچ نہ کرتے۔ نہایت حیاء دار طبیعت کے مالک تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛ ''میری امت میں سب سے باحیاء اور سخی شخص عثمانؓ ہیں۔'' واجبی لباس پہنتے تھے۔ لوگوں کو عمدہ کھانے کھلاتے لیکن خود سرکہ و زیتون کھاتے۔ قبر کا خوف اس قدر تھا کہ جب کسی قبر

پر جاتے تو اتنا روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔ عدل و انصاف کا ہمیشہ خیال رہتا۔ ایک بار اپنے غلام سے کہا: ''میں نے ایک مرتبہ تمہارا کان مروڑا تھا لہٰذا تم مجھ سے بدلہ لے سکتے ہو'' اُس نے حضرت عثمانؓ کا کان مروڑا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا؛ ''زور سے مروڑ! دنیا میں بدلہ دینا کتنا اچھا ہے۔ اب آخرت میں بدلہ نہیں دینا پڑے گا۔''

سوال۳: حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کا واقعہ لکھیے۔

جواب: حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں باغیوں نے اُن کی نرم مزاجی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سرکشی کی انتہا کردی اور اپنے مطالبات تسلیم کروانے کے لیے اُن کے گھر کا محاصرہ کرلیا۔ تقریباً چالیس دن کے سخت محاصرے کے بعد ایک روز گھر میں داخل ہوگئے۔ اُس وقت حضرت عثمانؓ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ اُن کی زوجہ محترمہ حضرت نائلہؓ نے باغیوں کو حملہ کرتے دیکھ کر وار روکنے کی کوشش کی تو اُن کی تین انگلیاں کٹ کر گر گئیں لیکن شوہر کو بچا نہ سکیں۔ ایک باغی اسود تجیبی نے اُن کی پشت میں خنجر گھونپا، خون کے قطرے قرآن کریم کے صفحات پر گرے اور وہ شہید ہوگئے۔ یہ درد ناک واقعہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ بمطابق ۱۷ جون ۶۵۶ء بروز جمعہ عصر کے وقت پیش آیا۔

سوال۴: حضرت عثمان غنیؓ کے کیا کیا اعزازات تھے؟

جواب: حضرت عثمانؓ کے خصوصی اعزازات:

حضرت عثمان غنیؓ کا سب سے پہلا اعزاز یہ ہے کہ اُن کی وجہ سے صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعتِ رضوان عمل میں آئی جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ دوسرا اعزاز یہ کہ آپ کو ''ذوالنورین'' (دونور والا) کہا جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیوں کا باری باری حضرت عثمانؓ سے نکاح ہوا۔ انہیں ''جامع القرآن'' کا لقب بھی ملا کیونکہ اُنہوں نے قرآن کریم کو پہلی مرتبہ ترتیب و تدوین دے کر کتابی شکل میں محفوظ کیا۔

سوال۵: حضرت علیؓ کی شخصیت کے بارے میں تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت علیؓ کی شخصیت میں سادگی، خلوص اور عبادت و ریاضت نمایاں تھے۔ عرب میں مشہور تھا کہ بنی ہاشم میں حضرت علیؓ سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہیں۔ ایک بار امیر معاویہؓ نے حضرت ضرار بن ضمرہؓ سے حضرت علیؓ کی خوبیاں دریافت کیں تو اُنہوں نے فرمایا کہ ''حضرت علیؓ بہت اعلیٰ درجہ کی صلاحیتوں اور مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ بات دو ٹوک کرتے اور عدل کا فیصلہ کرتے تھے۔ علم و حکمت میں اپنی مثال آپ تھے۔ دنیا اور اُس کی فریب بازیوں سے دُور رہتے تھے۔ وہ لباس پسند کرتے جو ہلکا ہوتا اور وہ کھانا پسند کرتے جو بالکل سادہ ہوتا۔ دینداروں کا احترام اور مسکینوں سے محبّت کرتے تھے۔''

سوال ۶: حضرت علیؓ کے کیا کیا اعزازات تھے؟

جواب: حضرت علیؓ کے اعزازات:

بچّوں میں سب سے پہلے اسلام لانے کا اعزاز حضرت علیؓ کو حاصل ہے۔ دوسرا بڑا اعزاز یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی سب سے پیاری اور چہیتی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے اُن کا نکاح کیا اوراس طرح اُنہیں چچازاد بھائی ہونے کے علاوہ داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ اُس دور میں لکھنے پڑھنے کا رواج عام نہ تھا لیکن حضرت علیؓ تحریر میں پوری مہارت رکھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے فرامین لکھنے کا شرف بھی آپؓ کو حاصل تھا۔ حدیبیہ کا صلح نامہ بھی حضرت علیؓ نے ہی تحریر کیا تھا۔

سوال ۷: حضرت علیؓ کی شہادت کیسے ہوئی؟

جواب: جنگ صفین کے موقع پر جو جماعت حضرت علیؓ سے علیحدہ ہوگئی تھی وہ حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے خلاف تھی۔ اس جماعت نے حضرت علیؓ کے قتل کی سازش تیار کی۔ان میں سے ایک شخص عبدالرحمٰن ابن ملجم کوفہ آیا اور مسجد میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ حضرت علیؓ جیسے ہی نماز کے لیے کھڑے ہوئے، ابن ملجم نے تلوار کا بھرپور وار کیا۔زخم بہت گہرے تھے۔ دو دن تک موت و زیست کی کشمکش میں رہنے کے بعد ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

سوال ۸: حضرت علیؓ نے اپنا دورِ خلافت کیسے گزارا؟

جواب: حضرت علیؓ کا دورِ خلافت:

حضرت علیؓ کے دور میں ایک بار بیت المال میں بہت سا مال آیا تو آپؓ نے اُسی وقت ضرورت مند مسلمانوں کو بلوایا۔ پھر بیت المال کی صفائی کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ ایک بار لوگوں سے فرمایا کہ میں نے تمہارے مالِ غنیمت میں سے کھجوروں کے اس برتن کے علاوہ کچھ نہیں لیا اور یہ بھی میرے غلام کو ایک کسان نے دیا تھا۔ حضرت زید بن وہبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی اور ایک تہبند جس میں پیوند لگے تھے۔علی بن ارقم کے والد نے فرمایا کہ ایک روز حضرت علیؓ بازار میں اپنی تلوار بیچ رہے تھے مجھے دیکھا تو فرمایا؛ ''اگر چادر خریدنے کے لیے میرے پاس چار دِرہم ہوتے تو اس تلوار کو ہرگز نہ بیچتا۔'' حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں عیدالاضحیٰ کے دن حضرت علیؓ کی خدمت میں گیا تو وہ بھوسی اور حریرہ کھا رہے تھے۔

عشرۂ مبشّرہ

صفحہ نمبر۲۷:

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

ایّام۔ فیاض۔ کتابت۔ حلقہ۔ باب العلم۔ امین الامّت۔ عام الفیل

الفاظ	معانی
ایّام	دن
فیاض	فائدہ پہنچانے والا
کتابت	تحریر۔نقل نویسی
حلقہ	دائرہ۔ جماعت۔ علاقہ۔ضلع
باب العلم	علم کا دروازہ
امین الامّت	امّت کا امین۔قوم کا امانت دار
عام الفیل	ہاتھیوں والا سال

مشق

سوال ۱: عشرۂ مبشرہ سے کیا مراد ہے نیز معنی بھی لکھیے۔

جواب: عربی زبان میں عشرہ کے معنی ''دس'' اور مبشرہ کے معنی ہیں ''جنھیں خوشخبری سنائی گئی'' یعنی عشرۂ مبشرہ سے مراد وہ دس خوش نصیب صحابہ کرامؓ ہیں جنھیں نبی کریم ﷺ نے اُن کی زندگی ہی میں جنت کی خوشخبری سنادی تھی۔

سوال ۲: عشرۂ مبشرہ میں شامل خوش نصیب صحابہ کرامؓ کے نام اور کوئی سے پانچ صحابہ کرامؓ کے بارے میں تعارف تحریر کیجیے۔

جواب: عشرہ مبشرہ میں شامل خوش نصیب صحابہ کرامؓ کے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ
۲۔ حضرت عمر فاروقؓ
۳۔ حضرت عثمان غنیؓ
۴۔ حضرت علیؓ
۵۔ حضرت طلحہؓ
۶۔ حضرت زبیر بن عوامؓ
۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ
۸۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ
۹۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ
۱۰۔ حضرت سعد بن زیدؓ

حضرت طلحہؓ:

آپؓ کا تعلق قریش کے معزز گھرانے سے تھا۔ آپؓ حضرت ابوبکرؓ کے بھتیجے تھے۔ آپؓ کی کُنیت ابو محمد تھی۔ والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام صبعہ تھا۔ اُنہوں نے ایک بہادر سپاہی کی طرح ہر جنگ میں بہادری دکھائی۔ جنگ اُحد کے موقع پر اپنی جان پر کھیل کر نبی کریم ﷺ کی جان بچائی تھی۔ آپؓ کو آپ ﷺ کی رحم دلی کی وجہ سے ''فیاض'' کا لقب ملا۔

حضرت زبیر بن عوامؓ:

یہ حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب کے بیٹے ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ اُنہوں نے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ نہایت بہادر تھے۔ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں شہید ہوئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ:

ان کی پیدائش مکّہ میں ہوئی۔ والد کا نام مالک تھا جو ابو وقاص کنیت رکھتے تھے۔ سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ یہ انتہائی جنگجو تھے۔ ساری جنگوں میں بھرپور حصہ لیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں اسلامی لشکر کے سپہ سالار رہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ:

آپؓ نبی کریم ﷺ کے جانثار سپاہیوں میں سے تھے۔ والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام جرح تھا۔ اصل نام عامر تھا مگر اپنی کنیت ''ابو عبیدہ'' سے مشہور ہوئے۔ اُنہوں نے بھی چھوٹی عمر میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ اس وجہ سے قریش کے ظلم وستم کا شکار بھی ہوئے۔ آپ ﷺ نے اُنہیں ''امین الامت'' کا لقب دیا۔ حضرت ابوعبیدہ اسلامی تاریخ میں ''فاتح شام'' کے لقب سے مشہور ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ:

یہ عام الفیل کے دسویں سال پیدا ہوئے۔ اُن کا اصل نام عبد عمرو تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ''عبدالرحمٰن'' ہوگیا۔ ان کے والد عوف ایک تاجر تھے۔ والدہ کا نام شفا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ پر اسلام قبول کیا اور اپنی دولت انتہائی فیاضی کے ساتھ اسلام کی ترویج و اشاعت پر صرف کی۔ ۳۲ھ میں انتقال ہوا۔

غزوۂ موتہ ۸ھ

صفحہ نمبر ۷۹:

سوچیں اور بتائیں

حضرت جعفرؓ کی پشت پر کوئی زخم نہ تھا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: اس کا مطلب یہ تھا کہ انہوں نے بہادری سے جنگ لڑی اور دشمن کی طرف پیٹھ نہیں کی۔

صفحہ نمبر ۸۰:

سرگرمی

۱۔ موجودہ روم کی معلومات کو دیئے گئے اشاروں کے ذریعے اٹلس کی مدد سے مکمل کیجیے۔
قومی زبان۔ کل آبادی۔ مذہب۔ کرنسی۔ قومی کھیل۔

حل:

روم

قومی زبان	اطالوی
کل آبادی	۲،۷۶۱،۴۷۷ (۲۰۱۰ کے مطابق)
مذہب	کیتھولک ازم
کرنسی	یورو
قومی کھیل	فٹبال

۲۔ لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔
نامۂ مبارک۔ سفیر۔ کمک۔ سرشار۔ غالب۔ بشارت۔
ایلچی۔ باہمی۔ ولولہ انگیز۔ معرکہ۔ امیر لشکر۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نامۂ مبارک	آپ ﷺ کا خط	سرشار	بھرا ہوا۔ لبریز
ایلچی	سفیر۔ قاصد	معرکہ	میدان جنگ ۔ لڑائی
سفیر	قاصد	غالب	فتح ہونا
باہمی	آپس میں	امیر لشکر	فوج کا کمانڈر

کمک	وہ فوج جو لڑائی میں مدد کے لیے بھیجی جائے	بشارت	خوشخبری
		ولولہ انگیز	جس سے جوش اور ولولہ آئے۔

مشق

سوال ۱: غزوۂ موتہ کیوں پیش آیا؟ اس کا پس منظر لکھیے۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے شرحبیل بن عمرو غسّانی (جو روم کی طرف سے شام کا حاکم تھا) کو دعوتِ اسلام دینے کے لیے حضرت حارث بن عمیر ازدیؓ کو نامۂ مبارک ﷺ دے کر بھیجا لیکن شرحبیل نے اُنھیں قتل کرا دیا۔ آپ ﷺ کے ایلچیوں میں سے حضرت حارث بن عمیر ازدیؓ وہ واحد ایلچی تھے جنھیں اس طرح شہید کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ کو جب اس حادثے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ کو شدید صدمہ ہوا۔ ایک سفیر اور وہ بھی صحابیؓ کی شہادت کوئی معمولی بات نہ تھی چنانچہ آپ ﷺ نے دشمن کو منہ توڑ جواب دینے کا ارادہ فرما لیا۔

سوال ۲: آپ ﷺ نے کتنے امیر مقرّر کیے اور کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو سپہ سالار مقرّر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر حضرت زیدؓ شہید ہو جائیں تو آپ ﷺ کے چچّا زاد بھائی حضرت جعفرؓ کو سپہ سالار بنایا جائے، اگر وہ شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان باہمی مشورے سے جسے چاہیں امیر لشکر مقرر کر لیں۔

سوال ۳: حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں مسلمانوں سے کیا کہا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں مسلمانوں سے کہا،

''اے قوم! جس چیز سے تم اس وقت گھبرانے لگے ہو۔ اللہ کی قسم! یہ وہی چیز ہے جس کی تلاش میں تم وطن سے نکلے ہو اور وہ ہے شہادت۔ یاد رکھو! ہم نے جب بھی کوئی جنگ لڑی تو نہ کثرت کی بنیاد پر اور نہ ہتھیاروں اور گھوڑوں کی بنیاد پر۔ ہم نے جس بنیاد پر ہمیشہ جنگ لڑی وہ ہمارا دین ہے جس کا اعزاز اللہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ پس آگے بڑھو! یا تو تم دشمن پر غالب آ جاؤ گے یا پھر شہید ہو کر جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

سوال ۴: حضرت جعفر طیارؓ کی شہادت کا واقعہ تحریر کیجیے۔

جواب: دورانِ جنگ حضرت زیدؓ بن حارثہؓ شہید ہوئے تو علم حضرت جعفرؓ نے اُٹھا لیا۔ نیزوں اور تیروں کی بارش میں حضرت جعفرؓ کے لیے گھوڑے پر بیٹھنا مشکل ہو گیا تو گھوڑے سے اُتر کر دائیں ہاتھ میں علم سنبھالے دشمنوں کی صف میں پیدل گھس گئے۔ اتنے میں دشمن نے وار کر کے دایاں ہاتھ کاٹ ڈالا تو بائیں ہاتھ میں علم لے لیا، وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو کٹے ہوئے بازوؤں سے علم سنبھالنے کی کوشش کی لیکن تیسرے وار نے اُنھیں شہید کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضرت جعفرؓ کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے نوے سے زائد زخم شمار کیے گئے تھے۔ جس میں سے کوئی بھی زخم پشت پر نہ تھا۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ غزوہ موتہ میں مسلمانوں کی تعداد ....۳۰۰۰......... تھی۔

۲۔ رومی لشکر ....دو لاکھ......... کی تعداد میں جنگ کے لیے تیار تھا۔

۳۔ غزوہ موتہ میں حضرت ....خالد بن ولیدؓ......... کے ہاتھوں نو تلواریں ٹوٹیں۔

۴۔ اللہ نے حضرت ....جعفر طیارؓ......... کو ہاتھوں کے بدلے دو پرَ عطا کیے ہیں۔

غزوۂ حنین ۸ھ

صفحہ نمبر ۷۹:

سوچیں اور بتائیں

آپ ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے زیادہ حصّہ مکّہ کے نومسلموں کو کیوں دیا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: تاکہ اُن کی دلجوئی ہوسکے۔

صفحہ نمبر ۸۰:

سرگرمی

موجودہ مکّہ اور طائف کے بارے میں معلومات اکٹھی کرکے لکھیے۔

حل:

مکّہ:

مکّہ عرب کا قدیم اور مقدّس شہر ہے۔ یہاں خانہ کعبہ ہے جس کی وجہ سے یہاں پر ہروقت عبادت جاری رہتی ہے۔ یہاں نبی ﷺ پیدا ہوئے۔اس جگہ پر اب لائبریری بنادی گئی ہے۔یہاں پر مشہور قبرستان ''جنّت المعلیٰ'' ہے۔ جہاں پر آپ ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجہؓ اور صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ دفن ہیں۔ یہاں مسجدِ جن بھی ہے۔ مکّہ کی دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں سمندر کا پانی ہے اور اس پانی کو قابل استعمال بنا کر حکومت لوگوں کو فراہم کرتی ہے۔

طائف:

طائف سعودی عرب کے بڑے شہروں میں سے ہے اس کی آبادی (۲۰۰۴ کے مطابق) ۵۲۱،۲۷۳ ہے۔ یہ بنیادی طور پر زرعی شہر ہے اور شہد، انگور اور گلاب کے لیے مشہور ہے۔اپریل کے مہینے میں طائف کے گلابوں کے باغ میں گلاب بھر جاتے ہیں۔ ان گلابوں سے عطر اور تیل تیار کیا جاتا ہے۔یہاں کی مشہور جگہوں میں ترکی قلعہ، روضاف پارک اور شبرا محل قابلِ ذکر ہیں۔

مشق

سوال۱: سب سے پہلے جنگ کا فیصلہ کس نے اور کیوں کیا؟

جواب: قبیلہ ہوازن کے ایک سردار مالک بن عوف نصری نے سب سے پہلے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا وہ ایک تیس سالہ پرجوش جوان تھا۔ کیونکہ فتح مکّہ کی عظیم الشان کامیابی نے قریش مکّہ کے فخر و غُرور کو خاک میں ملا دیا تھا۔ یہ کامیابی دوسرے قبیلوں کے لیے بھی ناقابل برداشت تھی۔ خاص طور پر وہ قبائل جنہیں اپنی جدّی پشتی طاقت، کثرتِ تعداد اور فنون جنگ میں مہارت کی وجہ سے بڑی اہمیت حاصل تھی۔ ان قبائل میں ہوازن اور ثقیف قابل ذکر تھے۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ اسلام کی یہ نئی قوت اگر مکّہ پر حکمران ہوگئی تو اُن کی اپنی اہمیت ختم ہوجائے گی چنانچہ اُنہوں نے عرب کا دورہ کر کے مختلف قبیلوں کو مسلمانوں کے خلاف اُکسانا شروع کر دیا۔

سوال۲: سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۲۵ کی روشنی میں غزوہ کے واقعات تحریر کیجیے۔

جواب: مسلمانوں کا لشکر آگے بڑھا تو دشمنوں کو علم ہوگیا اور اُنہوں نے پہلے سے ہی راستے کے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے مورچے بنا کر تیر انداز بٹھا دیئے۔ رات کا اندھیرا ابھی باقی تھا کہ اچانک مسلمانوں پر ہر سمت سے تیروں کی بارش شروع ہوگئی۔ یہ ایک نشیبی ڈھلان تھی۔ نیچے اُترتے ہوئے مسلمان تیروں کی زد میں آگئے اور ایک افراتفری مچ گئی۔ وہ نوجوان جو نئے مسلمان ہوئے تھے اس صورتحال سے گھبرا کر بھاگ نکلے۔ پوری فوج کے قدم اُکھڑ گئے۔ قرآن میں اس کا ذکر اس طرح سے آیا ہے؛''یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی اور جنگ حنین والے دن بھی جب تم اپنی کثرت پر اِترا گئے تھے، لیکن وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تمہارے لیے تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔'' (سورۂ توبہ: ۲۵)

سوال۳: غزوۂ حنین میں قیدیوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: آپ ﷺ طائف سے واپس جعرانہ پہنچے اور دس دن تک قبیلہ ہوازن کا انتظار کیا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو چھڑانے آئیں لیکن جب کوئی بھی نہ آیا تو آپ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کر دیا۔ تقسیم کے بعد ہوازن کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔ قبیلہ ہوازن سے آپ ﷺ کی رضائی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا تعلق تھا لہٰذا اس وفد نے آپ ﷺ کو اس رشتے کا حوالہ دیا کہ قیدی عورتیں آپ کی خالائیں ہیں اگر عرب کے کسی بادشاہ کو ہمارے خاندان کی کسی عورت نے پالا ہوتا تو ہمیں اس سے جتنی اُمیدیں ہوتیں اس سے بڑھ کر آپ ﷺ سے اُمیدیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اپنے خاندان پر تو اختیار ہے لیکن میں عام مسلمانوں سے ان قیدیوں کے لیے سفارش کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ کی درخواست پر سب نے قیدی چھوڑ دیئے۔

سوال۴: انصار میں کیا افواہ پھیلی اور حضورﷺ نے اس موقع پر کیا الفاظ ادا فرمائے؟

جواب: مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت آپﷺ نے مکّہ کے نومسلموں کو زیادہ حصّہ دیا۔ کسی کو سو، کسی کو دو سو اور کسی کو تین سو اُونٹ ملے۔ یہ دیکھ کر بعض انصار نوجوانوں کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ رسول اللہﷺ نے قریش کو دیا اور ہمیں چھوڑ دیا۔ یہ اطلاع آپﷺ تک پہنچی تو آپﷺ نے انصار کو ایک خیمے میں جمع کیا اور فرمایا؛

''غزوات میں ان نومسلموں کے اپنے بھائی باپ قتل و قید ہوئے اور انہوں نے طرح طرح کی مصیبتیں اُٹھائیں۔ جب کہ ان تمام باتوں سے تمہیں اللہ نے محفوظ رکھا۔ ایسے لوگوں کو مال دینا مناسب ہے۔ اے انصار! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ دوسرے لوگ اُونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم محمدﷺ کو لے کر واپس اپنے گھر لوٹو؟'' یہ سن کر انصار رو دیئے اور بولے یارسولﷺ! ہمیں آپ درکار ہیں۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ مسلمان ....۶ شوّال ....۸ھ ....ہجری کو حنین کی طرف روانہ ہوئے۔

۲۔ لشکر میں ....دس ہزار مدنی صحابہؓ ....اور دو ہزار............ مکّہ کے نومسلم صحابہؓ شامل تھے۔

۳۔ مسلمانوں پر ہر سمت سے............ تیروں ....کی بارش شروع ہوگئی۔

۴۔ قیدی عورتوں میں آپﷺ کی رضاعی بہن حضرت............ شیماؓ ....بھی شامل تھیں۔

اسلامیات کا یہ نصابی سلسلہ ابتدائی اوّل (نرسری) جماعت سے دسویں جماعت تک کے طلباء کے لیے اپنی نوعیت کا ایک مُنفرد سلسلہ ہے۔ ان کُتب کو مُرتّب کرتے وقت طلباء کی ذہنی استعداد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے لہٰذا آسان اور عام فہم زبان میں اسلام کے بنیادی عقائد کو نہ صرف خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے بلکہ اس طرح کی سرگرمیاں بھی ترتیب دی گئی ہیں جو اسلامی تعلیمات کو عملی زندگی کا حصّہ بنانے میں بے حد مددگار رہوں گی۔

اساتذہ کی ہر ممکن رہنمائی کے ساتھ ساتھ طلباء کی ذہنی نشوونما کے لیے ایسی مشقیں ترتیب دی گئی ہیں جو طلباء میں غور و فکر کی عادت پیدا کرنے، اعلیٰ کردار کی تعمیر کرنے، صحت مند اسلامی معاشرے کی بنیاد ڈالنے اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں اُن کی معاون ثابت ہوں۔

حکومتِ پاکستان کی نئی تعلیمی پالیسی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان کتابوں کا مواد قرآن و سنّت کی روشنی میں مُستند ذرائع استعمال کرتے ہوئے جمع کیا گیا ہے اور نصاب کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ طلباء آگے چل کر بورڈ کے امتحانات میں بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرسکیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کتابیں مکمل طور پر جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں تاکہ مضمون میں طلباء کی دلچسپی مسلسل برقرار رہے۔ اس سلسلہ کو مزید بہتر بنانے میں ہم اساتذہ اور والدین کی مُفید آراء کے منتظر رہیں گے۔

Helpline
+923363-008-008

For your suggestions and feedback, write us at: info@bookmark.com.pk

Follow us on:

/BookmarkPublishing
/bookmarkpublishingpak
/infobookmark
/bookmarkpublishing
/bookmarkpublishing
www.bookmark.com.pk